بحریہ کالج ظفر کیمپس ای ایٹ اسلام آباد

ورک شیٹ برائے دوسری سہ ماہی اگست ۲۰۲۰

جماعت: ہفتم   سبق: غزوہ تبوک   مضمون: اسلامیات

سوال ۱: خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ غزوہ تبوک نو (۹) ھ میں پیش آیا۔

۲۔ غزوہ تبوک میں مسلمان لشکر کی تعداد تیس ہزار تھی۔

۳۔ غزوہ تبوک میں حضرت ابو بکر صدیق نے گھر کا سارا سامان خدمت نبویؐ میں پیش کر دیا۔

۴۔ حضرت عمر فاروقؓ نے غزوہ تبوک کے موقع پر اپنے گھر کا آدھا سامان بارگاہ نبویؐ میں پیش کیا۔

۵۔ غزوہ تبوک میں مسلمانوں کے دشمن رومی تھے۔

۶۔ تبوک کا مقام مدینہ سے چودہ (۱۴) منزل دور ہے۔

۷۔ غزوہ تبوک کے دو اور نام جیش العسرہ اور غزوہ فاضحہ ہیں۔

۸۔ منافقین نے غزوہ تبوک کے موقع پر مدینہ میں مسجد ضرار کے نام سے ایک مسجد بنائی

۹۔ آپؐ نے تبوک میں بیس (۲۰) دن قیام فرمایا۔

۱۰۔ غزوہ تبوک واحد غزوہ ہے جس میں دشمن سے جنگ نہیں ہوئی۔

سوال ۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں

۱۔ غزوہ تبوک کی فوری وجہ کیا تھی؟

ملک شام کے تاجروں نے مسلمانوں کو اطلاع دی کہ قیصر روم مدینہ پر حملہ کرنے کے لیئے ایک بڑی فوج شام میں جمع کر رہا ہے جن میں رومیوں کے علاوہ عرب قبائل بھی شامل ہیں۔ رومیوں کی اسلام دشمنی کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں تھی اسلیئے آپؐ نے بھی صحابہؓ کو جنگ کی تیاری کا حکم دے دیا۔

۲۔ آپؐ نے مسجد ضرار کے بارے میں کیا حکم دیا؟

منافقین نے یہ مسجد مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیئے بنائی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس مسجد میں نماز پڑھانے سے منع کیا۔ آپؐ نے اس مسجد کو گرانے اور جلانے کا حکم دیا۔

۳۔ مسلمان خواتین نے غزوہ تبوک کے لیئے چندے میں کیسے مدد کی؟

صحابیاتؓ نے بھی بڑھ چڑھ کر جہاد فنڈ میں حصہ لیا۔ انہوں نے اپنے کنگن، بالیاں، انگوٹھیاں، پازیب، چوڑیاں اور ہر قسم کے سونے اور چاندی کے زیورات آپؐ کی خدمت میں پیش کیئے۔

۴۔ حضرت ابو عقیل انصاریؓ کا کیا کارنامہ ہے؟

حضرت ابو عقیلؓ ایک غریب صحابی تھے۔ ان کے پاس چندے میں دینے کے لیئے کچھ نہیں تھا۔ چنانچہ انہوں نے ایک یہودی کے کھیت میں ساری رات پانی دیا۔ اور اجرت میں ملنے والی کھجوریں آدھی گھر والوں کو دیں اور باقی جہاد فنڈ میں۔

۵. غزوہ تبوک کو جیش العسرۃ کیوں کہتے ہیں۔

یہ غزوہ سخت قحط کے دنوں میں پیش آیا۔ طویل سفر، گرم ہوا، سواریوں کی کمی، کھانے پینے کی تکلیف اور لشکر کی تعداد کے لحاظ سے سامانِ جنگ کی کمی کی وجہ سے اس غزوہ میں مسلمانوں کو بہت سے مسائل کا سامنا تھا۔ اسی لیے اس غزوہ کو جیش العسرۃ بھی کہتے ہیں۔

۶. غزوہ تبوک کو غزوہ فاضحہ کیوں کہا جاتا ہے؟

اس غزوہ میں منافقین کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے حیلے بہانے اور سازشیں مسلمانوں پر ظاہر ہو گئیں۔ ان کی بنائی گئی مسجد ضرار کو بھی نبی اکرم ﷺ نے جلانے اور گرانے کا حکم دیا۔ اس طرح منافقین رسوا ہوئے اور یہ غزوہ فاضحہ بھی کہلایا گیا۔

۷. حضرت علیؓ نے غزوہ تبوک میں شرکت کیوں نہیں فرمائی؟

مدینہ کا نظم و نسق چلانے کے لیے آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو جانشین مقرر فرمایا اس لیے آپؓ مدینہ میں رہے اور یہ واحد غزوہ ہے جس میں حضرت علیؓ شریک نہ ہو سکے۔

۸. آپ ﷺ نے حضرت عثمانؓ کے متعلق اس موقع پر کیا فرمایا؟

غزوہ تبوک کے موقع پر جب آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے چندے کی اپیل کی تو حضرت عثمان نے بے دریغ مال اللہ کی راہ میں قربان کیا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

حدیث "آج کے بعد عثمان غنیؓ کو اس کا کوئی عمل نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

۹. جزیہ کسے کہتے ہیں؟

اسلامی ریاست میں بسنے والے غیر مسلموں سے ان کی جان و مال عزت آبرو کی حفاظت کے ذمے جو معاوضہ یا ٹیکس لیا جاتا ہے اُسے جزیہ کہتے ہیں۔

۱۰. غزوہ تبوک کے نتائج تحریر کریں۔

غزوہ تبوک میں اگرچہ جنگ کی نوبت نہ آئی لیکن پھر بھی اس غزوہ کے نتائج مسلمانوں کے حق میں اچھے ثابت ہوئے۔

۱۔ رومی دشمن پر مسلمانوں کا رعب قائم ہو گیا ۲۔ عرب قبائل خوفزدہ ہو گئے۔

۳۔ مسلمانوں کی فوجی برتری ثابت ہوئی ۴۔ منافقین کے کرتوت کھل کر مسلمانوں کے سامنے آئے۔

۵۔ سرحدی قبائل کے جزیہ ادا کرنے سے مالی آمدن میں اضافہ ہوا۔

۶۔ بے شمار لوگوں نے وفود کی شکل میں مدینہ آ کر آپ ﷺ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

۱۱. غزوہ تبوک سے واپسی پر آپ ﷺ نے کن کن سرحدی قبائل سے معاہدے کیے؟

دومۃ الجندل اور ایلہ (بیت المقدس) کے حکمرانوں نے نبی اکرم ﷺ سے معاہدے کیے اور آپ ﷺ کو جزیہ دینے پر راضی ہوئے۔ اس طرح ایلہ کے حکمران اور آپ ﷺ کے درمیان تحائف کا تبادلہ بھی ہوا۔